

## 10189 - مسلمان ملك ميں گيا جہاں حكومت اسلامي لباس پہننے سے منع كرتي ہے

### سوال

ميں امريكي فوج كا ايڪ فرد ہوں اور ايڪ اجنبى ملك ميں كا كر رہا ہوں، ہوا يہ كه جہاں ميں ڈيوٹی لگي ہے وہ ايڪ اسلامي ملك ہے، ليكن اس ملك كي حكومت ترقى يافتہ ملك بننے كي كوشش كر رہي ہے اور چاہتي ہے كه دين گہر اور مسجد تك محدود ہو كر رہ جائے، ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كه كيا ميرے تصرفات اور كام چيلنج پر دلالت كرتے ہيں يا نہيں، اور كيا مجھے ان قواني كا احترام كرنا چاہيے: مثلاً:

1 - يہ ضروري ہے كه اسلامي لباس نہ پہنا جائے، اور يہ لباس كسي بھي حكومتي ادارے اور عمارت كے قريب پہنا منع ہے۔

2 - ديني كتابيں ظاہري شكل ميں اپنے پاس نہ ركھي جائے مثلاً قرآن مجيد، كہا جاتا ہے كه اس ملك كے قواني ميں يہ اچھا نہيں سمجھا جاتا۔

ميں قواني يا نطا كو چيلنج نہيں كرنا چاہتا، ليكن جس كام كي مجھے عادت ہے ميں وہ كرنا چاہتا ہوں، كيا كوئي ايسى حديث ملتي ہے جو اس پر دلالت كرتي ہو كه نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جہاں رہتے وہاں كے قواني كا خيال ركھتے ہوئے اپنا لباس نہيں پہنتے تھے، يا پھر على الاعلانيہ مسلمانوں سے بہت كم بات چيت كيا كرتے تھے؟  
ميري مراد يہ ہے كه چاہيے تو يہ تھا كه يہ اسلامي ملك بنے ميں لہروں كے برعكس چلنے كي كوشش نہيں كر رہا، ليكن ميں مسلمان ہوں ميں ان امور اور معاملات كو سرانجام دينا ايڪ عام سى بات ہے، اس پر مستزاد يہ كه ميں عيسائيوں كو ديكھتا ہوں كه وہ اپنا ديني لباس اور صليب ظاہري اور على الاعلانيہ پہن كر پھرتے ہيں؟

### پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اس مسئلہ ميں ہماری رائے تو يہي ہے كه جب آپ اسلامي شعار ظاہر كرنے كي استطاعت ركھتے ہيں، تو پھر اس طاقت كو سنبھال كر مت ركھيں، كيونكه جب انسان كسي كفريہ ملك ميں داخل ہوتا ہے تو اس كے ليے وہاں اسي صورت ميں بود و باش اختيار كرنا اور رہنا جائز ہے جب وہ اپنا دين ظاہر كرنے كي استطاعت ركھتا ہو، اور دين كے شعار اور ديني علامات ظاہر كر سكتا ہو۔

اور اس ميں كوئي شك و شبہ نہيں اللہ تعالى كا ذكر اور قرآن مجيد كي تلاوت، اور اسي طرح لباس اور داڑھی وغيرہ دوسرے مظاہر اسلاميہ كا اظہار اور حرام كردہ اشياء مثلاً شراب نوشي وغيرہ سے اجتناب كرنا، يہ سب كچھ ظاہر اور اعلانيہ طور پر كرنا ضروري ہے۔

لباس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ اگر آپ کے لیے اسلامی لباس کا اظہار کرنا اور اسے پہننا ممکن ہے تو پھر آپ مسلمانوں والا لباس ہی زیب تن کریں، اور آپ حکومت کو کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں بھی بالکل اسی طر اپنا اختیار کرنے اور اس کے اظہار میں آزادی ہے، جس تم عیسائی اپنا وہی لباس زیب تن کرتے ہو جس کے عادی ہو، اور تم اپنے دینی شعار اور علامات صلیب وغیرہ جو تمہارے چرچوں میں ہیں کا اظہار کرتے ہو، تو اسی طرح ہمیں بھی حق حاصل ہے جس طرح تمہیں ہے۔

اور اگر وہ یہ قوانین اور نظام اس پر لاگو کرتے ہیں جو ان کے ہاں ملازمت کرے تو ہم یہ کہیں گے: اگر آپ اس کے علاوہ کسی اور علاقے اور ملک میں منتقل ہو سکتے ہیں تا کہ وہاں اپنے دین پر عمل کر سکیں اور اس کے شعار کا اظہار کرنا ممکن ہو تو آپ ایسا ضروری کریں اور اس ملک سے منتقل ہو جائیں، لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکتے ہوں تو پھر آپ حتی الوسعة استطاعت کے مطابق اپنے دین اور اسلامی شعار کا اظہار کریں۔

کیونکہ دین مسجد یا گھر میں قید نہیں ہو سکتا، بلکہ دین پر ع مل تو مارکیٹ اور بازار میں بھی ہو گا، اور راستوں اور سڑکوں پر بھی اور کمپنیوں اور فیکٹریوں میں اور ساری عمومی جگہوں پر بھی، اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین میں کبھی بھی مداخلت سے کام نہیں لیتے تھے۔

بلکہ ہجرت سے قبل جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو بھی نماز ظاہری اور اعلانیہ طور پر ادا کیا کرتے تھے، اور کفار مکہ دیکھا کرتے، جب مسلمانوں کا دوسروں سے امتیاز ہو چکا اور انہوں نے اپنا ایک لباس مخصوص کر لیا ہے تو پھر انہیں وہ اپنا لباس زیب تن کرنا چاہیے۔

اور جو کفار کے شعارات میں سے اس کے مخالف ہو اور کفار اس کے ساتھ ممتاز ہیں تو پھر اسے اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے میں کفار سے مشابہت ہے، اور جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

الشیخ عبد اللہ بن جبرین۔

اور آپ کا مسلمان ملک میں موجود ہونا موقع غنیمت سمجھنا چاہیے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے اسلامی اصول یاد دلانے چاہیے، اور انہیں ان کے دین اور اسلامی تاریخ کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور جس جگہ اور مرکز میں آپ ہیں اس میں ممکن ہے آپ بغیر اس ملک کے لوگوں کی جانب سے اذیت پہنچنے کا خدشہ اور ڈر رکھے بغیر ہی دینی شعار اور اپنے اسلامی لباس کا اظہار کریں، اور یہ چیز مسلمانوں کو اپنے دین کے اظہار کرنے پر ابھارے گی اور انہیں بہادر بنائیگی، آپ یہ مت بھولیں آپ کو اس پر اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور آپ کو لوگوں کی باتوں اور کلام وغیرہ سے جو تکلیف ہو گی اس پر آپ کا صبر کرنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ بہتر عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔



والله اعلم .